باقیات

101

پریکا گاندھی نے سہارنپور میں روڈ شو کیا۔ پہلے مرحلے کی ووٹنگ میں آٹھ مرکزی وزراء، دو سابق وزرائے اعلیٰ اور ایک سابق گورنر کا انتخابی مستقبل الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں میں بند ہو جائے گا۔ ان میں سڑک اور ٹرانسپورٹ کے وزیر نتن گڈکری ناگپور لوک سبھا حلقہ سے تیسری بار جیتنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ارتھ سائنسز کے مرکزی وزیر مملکت کرن رجیجو اروناچل ویسٹ سیٹ پر ریاست کے سابق وزیر اعلیٰ اور کانگریس کے امیدوار نبام توکی کے سامنے ہیں۔

جہاز رانی، آبی گزرگاہوں اور بندرگاہوں کے مرکزی وزیر سربانند سونووال آسام کے ڈبروگڑھ سے اور مرکزی وزیر بنجو بالیان مظفر نگر (اتر پردیش) سے انتخاب لڑ رہے ہیں۔ پہلے مرحلے میں وزیر اعظم کے دفتر میں وزیر مملکت جتیندر سنگھ کے انتخابی مستقبل کا فیصلہ ادھم پور سیٹ پر کیا جا رہا ہے اور ان کے ساتھی بھوپیندر یادو راجستھان کی الور سیٹ سے قسمت آزمائی کر رہے ہیں۔

راجستھان کی بیکانیر سیٹ پر وزیر قانون ارجن رام میگھوال کا مقابلہ کانگریس کے امیدوار اور سابق وزیر گووند رام میگھوال سے ہے۔ پہلے مرحلے میں دیگر اہم امیدواروں میں سابق وزیر اور ڈی ایم کے ایم پی اے راجہ کی قسمت کا فیصلہ نیل گیری سیٹ کے ووٹروں کے فیصلے سے ہوگا۔ سابق مرکزی وزیر پی چدمبرم کے بیٹے کارتی چدمبرم دوبارہ شیوا گنگا سیٹ جیتنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

تاملیسائی سوندرا راجن، جو کچھ عرصہ پہلے تک تلنگانہ کے گورنر رہیں، چنئی ساؤتھ سیٹ سے بی جے پی کے ٹکٹ پر امیدوار ہیں۔ ریاست کے سابق وزیر اعلیٰ مغربی ترپورہ سیٹ پر اپنی قسمت آزما رہے ہیں۔ منی پور کے قانون اور تعلیم کے وزیر اور بی جے پی امیدوار بسنت کمار سنگھ اندرون منی پور سیٹ سے جے این یو کے پروفیسر اور کانگریس امیدوار ومل اوکوئیزم سے مقابلہ کر رہے ہیں۔

کوئمبٹور کے بی جے پی امیدوار۔ انامالائی، دراوڑ منیتر کڑگم کے امیدوار کنیموزی تھوتھکوڈی سے، بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے امیدوار جیتن پرساد پیلی بھیت سے، کانگریس کی طرف سے مدھیہ پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ کمل ناتھ کے بیٹے نکول ناتھ چھندواڑہ سے قسمت آزما رہے ہیں۔

پہلے مرحلے میں دیگر چھ مرحلوں کی طرح زیادہ سے زیادہ سیٹوں پر ووٹنگ ہوگی۔ اس مرحلے میں تمل ناڈو کی تمام 39، راجستھان کی 12، اتر پردیش کی آٹھ، مدھیہ پردیش کی چھ، مہاراشٹر کی پانچ، بہار کی چار، اتراکھنڈ کی سبھی پانچوں، آسام کی چار، مغربی بنگال کی تین، اروناچل، منی پور اور میگھالیہ کی دو دو، چھتیس گڑھ، میزورم، ناگالینڈ، سکم، ترپورہ، انڈمان اور نکوبار، جموں وکشمیر، لکشدیپ اور پڈوچیری کی ایک ایک لوک سبھا سیٹوں پر 19 اپریل کو ووٹنگ ہوگی۔

لوک سبھا انتخابات کے پہلے مرحلے میں اتر پردیش کے مظفر نگر، بجنور، سہارنپور، کیرانہ، نگینہ، مرادآباد، رام پور اور پیلی بھیت میں بھی انتخابات ہوں گے۔ آسام کی ڈبروگڑھ، سونیت پور سیٹوں اور چھتیس گڑھ کی بستر سیٹ پر ووٹنگ ہوگی۔ بہار کی جموئی اور گیا سیٹوں پر انڈیا گروپ اور نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) کے درمیان سخت مقابلہ ہے۔ اسی طرح مدھیہ پردیش کی چھندواڑہ سیٹ پر بھارتیہ جنتا پارٹی اور کانگریس کے درمیان سخت مقابلہ دیکھا جا رہا ہے۔ منی پور اندرونی اور بیرونی دونوں بی جے پی سیٹیں جیتنے کے لیے بھرپور طریقے سے انتخابی مہم چلا رہی ہے۔ بی جے پی سیٹیں جیتنے کے لیے بھرپور طریقے سے انتخابی مہم چلا رہی ہے۔

102

کے لیے کانگریس پارٹی کے نقطہ نظر پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے بی جے پی سے زمین پر لڑنے کی پارٹی کے عزم پر سوال اٹھایا، خاص طور پر کیرالہ جیسی ریاستوں میں لڑے جانے والے میدانوں میں محفوظ نشستوں کے لیے اپنی ترجیح کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ راہول گاندھی بی جے پی کی حکومت والی ریاستوں میں الیکشن لڑنے سے کیوں ہچکچا رہے ہیں؟ آزاد نے کہا کہ جب گاندھی بی جے پی سے لڑنے کا دعویٰ کرتے ہیں، تو ان کے اقدامات سے پتہ چلتا ہے کہ بی جے پی کی حکمرانی والی ریاستوں سے بھاگ کر اقلیتوں کی اکثریت والی ریاستوں میں پناہ لینے کی کیا ضرورت ہے؟" آزاد نے راہول گاندھی اور عمر عبداللہ پر تبصرہ کرتے ہوئے انہیں سیاست دانوں کے بجائے چمچوں سے کھلائے جانے والے بچے قرار دیا، انہوں نے نشاندہی کی کہ انہوں نے زندگی میں ذاتی قربانیاں نہیں دی ہیں اور وہ صرف اندرا گاندھی اور شیخ عبداللہ جیسی شخصیات سے وراثت میں ملنے والی سیاسی وراثت سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ انہوں نے عوام کو استحصالی سیاست دانوں سے دور رہنے پر زور دیتے ہوئے لوگوں کو پیچھے رہنے پر زور دیا۔

103

محاصرے میں لے کر تلاشی آپریشن شروع کیا۔ بتا دیں کہ لوک سبھا انتخابات کے پیش نظر جموں وکشمیر میں سیکورٹی کے غیر معمولی انتظامات کئے گئے ہیں تاہم اس کے باوجود بھی ملی ٹینٹوں نے ایک عام شہری کو نشانہ بنایا۔

104

پارٹی امیدوار میاں الطاف احمد کیلئے انتخابی مہم کے دوران لارنو کوکرناگ اننت ناگ میں ایک عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

عمر عبداللہ نے کہا کہ "اننت ناگ راجوری پارلیمانی حلقہ انتخاب کیلئے 7 مئی ووٹ ڈالنے کا دن ہے، میدان امیدوار میں کئی سارے ہونگے، اس عرصے میں عوام کو سارے امیدواروں کو سننا ہے، تولنا ہے، پرکھنا ہے اور پھر فیصلہ کرنا ہے کہ سب سے بہترین امیدوار کون ہوسکتا ہے۔ اس دوران طرح طرح کی باتیں ہونگی، طرح طرح کی سازشیں رچائی جائیں گی اور طرح طرح کے دعوے بھی کئے جائیں گے۔

انہوں نے کہا کہ اس نشت پر امیدواں کی کوئی کمی نہیں ہے، لیکن اگر آپ تمام امیدواروں کی طرف دیکھیں گے، ان کے کردار، بولنے کے انداز، لوگوں کیساتھ تال میل بنانے کے طریقے، ان کیساتھ کون سے جماعت کھڑی ہے اور اس جماعت نے ماضی میں یہاں کے عوام کیساتھ کیا سلوک کیا ہے، تو آپ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ اس حلقہ انتخاب کی نمائندگی کیلئے میاں الطاف احمد صاحب جیسا دوسرا امیدوار نہیں ہے۔"

ان کا مزید کہنا تھا کہ اننت ناگ راجوری ایسی نشت ہے جو پہاڑ کے اس پار بھی ہے اور اس پار بھی اور میاں الطاف احمد آپ کو واحد نمائندے ملیں گے جو دونوں طرف کے لوگوں کی نمائندگی کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس الیکشن میں ایک اور عجیب سی صورتحال بنی ہوئی ہے، ایک طرف بھاجپا والے دعوے کرتے ہیں کہ یہاں ترقی ہوئی، خوشحالی کا دور ہے، سب لوگ خوش ہیں، تعمیر وترقی زوروں پر ہے، روزگار ہی روزگار ہے، کوئی ناراض نہیں ہے اور 5 اگست 2019 کے بعد سب خوش ہیں لیکن پھر یہی بھاجپا والے یہاں اپنا امیدوار کھڑا نہیں کرتے ہیں بلکہ یہاں اپنی مقامی پراکسیوں کو میدان میں اتارنے اور گٹھ جوڑ کرانے میں مصروف ہے۔

میں بھاجپا سے پوچھتا ہوں، آپ کو دوسری جماعت کو مدد کرنے کی ضرورت کیوں پڑی، آپ وادی میں اپنے امیدوار میدان میں کیوں نہیں اتار رہے ہیں؟ ترن چگ کو اپنی پارٹی اور پیپلز کانفرنس میں اتحاد کرانے کی کیا مجبوری ہے؟ عمر عبداللہ نے عوام کو ہوشیار کیا اور کہا کہ بھاجپا وادی میں میدان میں نہیں ہے لیکن یہاں اس کی پراکسیوں کو ووٹ ڈالنا بھاجپا کو ووٹ ڈالنے کے مترادف ہوگا اور اس کیلئے ہمیں اے، بی، سی اور ڈی ٹیموں کے حربوں میں نہیں آنا ہے۔

این سی نائب صدر نے کہا کہ گذشتہ دنوں وزیر اعظم نے ادھمپور میں تقریر کی اور کہا کہ دفعہ 370 کے خاتمے کے بعد اب جموں وکشمیر کا نیا مستقبل شروع ہوا ہے اور اس سے پہلے یہاں کوئی کام نہیں ہوا تھا۔ ہم ان کو اپنے کام نہیں گنوائیں گے لیکن اتنا ضروری کہیں گے کہ دفعہ 370 کی بدولت ہی جموں وکشمیر کے عوام کو زمینوں پر مالکانہ حقوق حاصل ہوئے، اسی دفعہ کی بدولت ہی یہاں ملک میں غربت سب سے کم ہے، ہمارے یہاں پریشانیاں ہیں لیکن 30 سالہ خراب حالات اور ملی ٹنسی کے باوجود یہاں کوئی فاقہ کشی سے نہیں مرا، یہ سب کچھ دفعہ 370 کی دین ہے۔

105

ڈی پی اے پی نے 2 اپریل کو ایک اعلان کیا کہ آزاد اننت ناگ-راجوری سیٹ کے انتخابات میں حصہ لیں گے۔ ڈی پی اے پی کے لیڈر تاج محی الدین نے کہا: "آج ڈی پی اے پی کی کور کمیٹی کی میٹنگ ہوئی اور ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ (پارٹی صدر) غلام نبی آزاد اننت ناگ-راجوری سیٹ سے الیکشن لڑیں گے۔"

106

تک کسی کی گرفتاری عمل میں نہیں لائی گئی۔ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ٹیم نے آس پاس کے علاقے کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ سرچ آپریشن تاحال جاری ہے۔ معلومات کے مطابق، پولیس، ایس او جی، 246 بلین سی آر پی ایف، فوج کے 37 آر آر اہلکاروں نے بدھ کو پونچھ کے گرسائی ٹاپ کے آس پاس کے علاقوں میں تلاشی مہم شروع کی۔

107

کو کانگریس کے سابق ایم پی چودھری لال سنگھ کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس سیٹ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ بی جے پی کے لیے وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ، وزیر داخلہ امیت شاہ، اطلاعاتی نشریات کے وزیر انوراگ ٹھاکر، یوپی کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ، مرکزی وزیر گجیندر سنگھ شیکھاوت کے ساتھ ساتھ مرکزی اور ریاستی یونٹ کے رہنماؤں نے پچھلے دو ہفتوں میں ڈاکٹر سنگھ کے لیے مسلسل مہم چلائی۔

وہیں کانگریس پارٹی نے اپنے اسٹار کمپینر سچن پائلٹ اور راج بابر کو ادھم پور کے لیے نیشنل کانفرنس کی مکمل مدد کے ساتھ اپنا وزن بھی دیا، جن سے دو سابق وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ اور عمر عبداللہ نے ادھم پور اور چناب بیلٹ کے مختلف علاقوں میں روڈ شو اور ریلیاں نکالیں۔ واضح رہے کانگریس اور نیشنل کانفرنس کے درمیان معاہدے کے مطابق انڈی اتحاد کے امیدوار چودھری لال سنگھ کے لیے ووٹ حاصل کرنے کے لیے مہم چلائی۔

دریں اثناء سابق وزیر اعلیٰ غلام نبی آزاد نے بھی اپنے ڈی پی اے پی مینڈیٹ پر غلام محمد سروڑی کو دائر کیا، جو وادی چناب کے علاقے میں آزاد کے مضبوط قدموں کی وجہ سے مخالفین بالخصوص کانگریس کی نیندیں اڑا رہے ہیں۔ تاہم وادی چناب کے تین اضلاع کے 816,99,6 سے زائد ووٹرز کسی بھی امیدوار کی تقدیر بدلنے کے قابل ہیں۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر سنگھ اور چودھری لال سنگھ نے اپنی مہم کو تیز کرنے کے لیے ہیلی کاپٹر کا استعمال کیا۔

108

جن میں 113814 مرد اور 105310 خواتین ووٹر شامل ہیں۔ وہیں ادھم پور ضلع، چار اسمبلی حلقوں یعنی ادھم پور ویسٹ، ادھم پور ایسٹ، چنینی اور رام نگر پر مشتمل ہے جہاں 854,419 ووٹر ہیں جن میں 219890 مرد اور 199964 خواتین ووٹر شامل ہیں۔ اس ضمن میں کٹھوعہ ضلع، جس میں بنی، بلاور، بسوہلی، جسروٹا، کٹھوعہ اور ہیرا نگر کے چھ اسمبلی حلقے ہیں، میں 227,503 رجسٹرڈ ووٹرز کی بھرپور شرکت ہوگی جس میں 263948 مرد، 239273 خواتین اور 6 تیسری جنس کے ووٹرز شامل ہیں۔

دریں اثناء بغیر کسی رکاوٹ کے ووٹنگ کی سہولت کے لیے، الیکشن کمیشن آف انڈیا نے پورے حلقے میں 637,2 پولنگ اسٹیشن قائم کیے ہیں، جن میں کشتواڑ میں 405، ڈوڈہ میں 529، رامبن میں 348، اودھم پور میں 654 اور کٹھوعہ ضلع میں 701 پولنگ اسٹیشن شامل ہیں۔ وہیں منصفانہ اور شفاف انتخابات کے عزم کے مطابق، ای سی آئی نے انتخابی عمل کی درستگی اور سالمیت کو یقینی بنانے کے لیے 658,3 بیلٹ یونٹس، 570,3 کنٹرول یونٹس، اور VVPATs636,3 (ووٹر ویریفائیبل پیپر آڈٹ ٹریل) تعینات کیے ہیں۔ واضح رہے اس جمہوری عمل میں شفافیت کو مزید بڑھانے کے لیے 472,1 پولنگ اسٹیشن ویب کاسٹنگ کی سہولیات سے لیس ہوں گے۔

109

سہولیات کا استعمال کر رہے ہیں، چاہے وہ سڑکوں کا جال ہو، پل یا فلائی اوور یا سرنگیں یا میڈیکل کالج وغیرہ ہوں۔

ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ وزیر اعظم مودی کی قیادت میں پچھلے 10 سالوں میں ادھم پور-ڈوڈہ-کٹھوعہ لوک سبھا حلقہ ملک کے سب سے ترقی یافتہ حلقوں میں سے ایک ہے۔ انہوں نے کہا، یہ شاید ملک کا واحد حلقہ ہے جس کو تین مرکزی فنڈڈ میڈیکل کالج اور قومی پروجیکٹس کی میزبانی ملی ہے جس میں دنیا کا سب سے بلند ریلوے پل، چنینی میں ایشیا کی سب سے طویل سڑک سرنگ، کٹھوعہ میں شمالی ہندوستان کا پہلا انڈسٹریل بائیوٹیک پارک، دریائے دیویکا پر شمالی ہندوستان کا پہلا ریور ریوینیشن پروجیکٹ، بسوہلی میں شمالی ہندوستان کا پہلا کیبل برج اٹل سیتو اور دیگر کئی سہولیات یہاں میسر ہیں۔

اس دوران اپوزیشن لیڈروں پر طنز کرتے ہوئے ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ایک طرف تو کانگریس لیڈر اور اس کے اتحادی کہتے ہیں کہ سڑکیں نہیں بنی ہیں، دوسری طرف اس حلقے سے گاڑی چلاتے ہوئے انہیں سڑکوں کا استعمال کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا، انتخابی مہم کے دوران بھی، ان رہنماؤں نے گزشتہ دس سالوں میں تعمیر کی گئی سڑکوں پر بین الاقوامی سرحد پر زیرو لائن تک سفر کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ان میں ضمیر ہے تو وہ سڑک پر سفر کرنے سے گریز کر سکتے تھے اور پیدل چل سکتے تھے جیسا کہ 2014 سے پہلے کیا جاتا تھا۔

وہیں ووٹروں سے 100 فیصد ووٹ ڈالنے کی اپیل کرتے ہوئے ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ہمارا کوئی مخالف نہیں ہے اور ہمارا مقابلہ خود سے ہے۔

ہمیں اپنے سامنے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ ہم نے 2019 کے مقابلے میں بہتر کارکردگی پیش کی ہے جب ہم نے جموں وکشمیر میں 3 لاکھ 58 ہزار سے زیادہ ووٹوں سے ریکارڈ مارجن درج کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک پیشگی نتیجہ ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی 400 پلس مینڈیٹ کے ساتھ جون 2024 میں تیسری مدت کے لیے وزیر اعظم کے طور پر حلف لیں گے۔

110

ادھم پور اور کٹھوعہ کے پہاڑی علاقوں کے بہت سے غیر ہنرمند نوجوان دیگر ریاستوں جیسے ہماچل، پنجاب اور اتراکھنڈ میں کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر انہیں ووٹ دیا گیا تو وہ سڑکوں، سرنگوں، ہائیڈرو پاور کنسٹرکشن کمپنیوں کو مقامی نوجوانوں کو ملازمتیں فراہم کرنے پر مجبور کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ یومیہ اجرت والے، کنٹریکٹ ملازمین، آشا اور آنگن واڑی کارکنان اور ہیلپر ان کی ترجیحات میں شامل ہوں گے۔

اس دوران انہوں نے کہا کہ آرٹیکل 370 پر ان کی پارٹی کا موقف بالکل واضح ہے۔ انہوں نے کہا کہ آرٹیکل 370 پر میں ان کی پارٹی کے رہنماؤں سے اس معاملے پر بات کروں گا لیکن کم از کم حکومت ہند جموں وکشمیر کو آرٹیکل 371 کے تحت حقوق فراہم کر سکتی ہے، جو گجرات، مہاراشٹر، آسام وغیرہ میں رائج ہے۔ انہوں نے کہا کہ سوال ہماری ریاست کے ڈوگروں اور دیگر لوگوں کی شناخت کا تحفظ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم اپنے عوام کے حقوق کے لیے اپنی جنگ جاری رکھیں گے۔

واضح رہے ادھم پور لوک سبھا حلقہ جس کے 85.16 لاکھ ووٹ ہیں اور 230,20 مربع کلومیٹر کا رقبہ ہے، اس میں اب 18 اسمبلی حلقے ہیں جن میں کٹھوعہ میں چھ، ادھم پور میں چار، ڈوڈہ اور کشتواڑ میں تین تین اور رامبن میں دو حلقے شامل ہیں۔ جبکہ ریاسی کو اب خارج کر دیا گیا ہے۔ 2004 کے دوران، چودھری لال سنگھ نے بطور کانگریس امیدوار اس حلقے سے بی جے پی کے پروفیسر چمن لال گپتا کو 175,47 ووٹوں کے فرق سے شکست دے کر اپنی پہلی جیت درج کی۔ دوسری بار، 2009 کے دوران انہوں نے بی جے پی کے ڈاکٹر نرمل سنگھ کو 394,13 ووٹوں کے فرق سے شکست دی۔ اگر وہ ڈاکٹر جتیندر سنگھ کے خلاف جیت جاتے ہیں تو یہ لوک سبھا میں ان کی تیسری انٹری ہوگی۔

111

سوشل میڈیا پلیٹ فارموں کی طاقت کا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ بھارت اس میں اکیلا نہیں ہے، کیونکہ اس طرح کی متعدد غیر ملکی مداخلت کی کارروائیوں نے دنیا بھر میں انتخابی عمل کے تقدس کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ مثال کے طور پر کینیڈا اور آسٹریلیا میں ایسی کارروائیاں انتہا پر پہنچ گئی ہیں، جس میں چینی اثر و رسوخ والی فنڈنگ اور پروپیگنڈا پھیلانے کے دستاویزی معاملات اجاگر ہوئے ہیں۔

پرسار بھارتی کے سابق سی ای او نے کہا کہ ان کارروائیوں کی حکمت عملی پریشان کن حد تک اثر انداز ہونے والی ہے، جن میں غلط معلومات پھیلانا، اختلاف کا بیج بونا اور سیاسی نتائج کو باریکی کے ساتھ متاثر کرنا شامل ہیں۔ یہ سب کام رڈار کے نیچے رہ کر کئے جاتے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہی پلے بک ہندوستان میں بھی تعینات کیا گیا ہے، جہاں مائیکروسافٹ نے ڈیپ-فیک اور اے آئی کے بدنیتی پر مبنی استعمال کے ذریعے چین سے ہندوستانی انتخابات کو لاحق خطرات کے بارے میں خطرے کی گھنٹی بجا دی ہے۔ کینیڈا میں تارکین وطن اور سیاسی شخصیات پر اثر انداز ہونے کی خفیہ کوششوں کی اطلاعات نے تشویش کو جنم دیا ہے۔ اسی طرح آسٹریلیا نے اپنی سیاسی خودمختاری پر غیر ملکی مداخلت کے مضمرات کا سامنا کیا ہے، جس کی وجہ سے پالیسی میں اہم تبدیلیاں ہوئی ہیں اور جاسوسی اور غیر ملکی مداخلت کے خلاف قوانین کو مضبوط بنانا پڑا ہے۔

یہ مثالیں محض چند انحرافات نہیں ہیں بلکہ ایک وسیع تر حکمت عملی کا حصہ ہیں جو چین جیسے ملکوں نے اپنے جغرافیائی سیاسی مفادات کے مطابق عالمی نظام کو انتہائی نکتہ رسی سے نئی شکل دینے کے لیے استعمال کی ہیں۔

انھوں نے کہا کہ جمہوری نظاموں میں موجود کھلے پن اور آزادیوں کا استعمال کرتے ہوئے یہ کارروائیاں نہ صرف خارجہ پالیسی پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرتی ہیں بلکہ ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی جیسے جمہوری طور پر منتخب رہنماؤں کے خلاف بے اطمینانی کے بیج بونے کی کوشش کرتے ہوئے جمہوری اداروں پر اعتماد کو کمزور کرنا چاہتی ہیں۔

دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت، متحرک تارکین وطن اور متنوع و کھلے میڈیا منظر نامے کے طور پر ہندوستان خاص طور پر خطرات کی زد میں ہے۔ ہندوستان میں دنیا کا سب سے بڑا انتخابی عمل جاری ہے۔ یہ چیلنج جتنا پیچیدہ ہے اتنا ہی ضروری بھی ہے۔

ہندوستان کا انتہائی مسابقتی میڈیا منظر نامہ، اظہار خیال کی آزادی اور سیاسی وابستگی کو مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ مبالغہ آمیز میڈیا رپورٹوں اور پولرائزیشن والے سوشل میڈیا پوسٹوں سے متاثر کلک-بیٹ جرنلزم کے وسیع کلچر کے ساتھ غیر ملکی مداخلت اور غلط اطلاعاتی مہمات کے لیے زرخیز زمین بن گیا ہے۔

مسٹر ششی نے کہا کہ شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ پراکسیز کے ذریعے کی جانے والی چینی فنڈنگ نے ہندوستانی میڈیا آؤٹ لیٹس میں اپنی راہ بنا لی ہے، جو انتہائی ہوشیاری کے ساتھ بیانیہ کو تبدیل کر رہی ہے اور رائے عامہ کو متاثر کر رہی ہے۔

نیوز کلک کو غیر ملکی فنڈنگ اور چین سے وابستہ تاجروں کے ساتھ روابط کا حالیہ معاملہ اس کی ایک اہم مثال ہے۔ عیاری سے کام لیتے ہوئے سوشل میڈیا پلیٹ فارموں کو جعلی ویڈیوز اور ڈیپ فیک مشمولات کو پھیلانے کے لیے ہتھیار بنا لیا گیا ہے، جس سے سچائی اور افسانہ طرازی کے درمیان کی لکیریں دھندلی ہو گئی ہیں۔

وزیر اعظم مودی اس طرح کے ڈیپ فیک کا شکار ہوئے ہیں۔ وہاٹس ایپ جیسی ذاتی پیغام رسانی والی ایپلی کیشنز کے ذریعے غلط معلومات کے بے تحاشہ پھیلاؤ نے انتخابی عمل میں اعتماد کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ رائے دہندگان کو گمراہ کرنے والے حربوں کا پتہ لگانا مشکل بنا دیا ہے۔

انھوں نے کہا کہ ہندوستانی سیاست پر ان اقدامات کے نتائج بہت دور رس ہیں۔ معلومات کے ماحولیاتی نظام میں ہیرا پھیری کر کے، غیر ملکی عناصر گھریلو پلیئرز کی متعصبانہ سیاسی بیان بازی کا سہارا لے کر ہندوستان میں سماجی تقسیم کو بڑھا رہے ہیں۔ مایوس سیاسی جماعتیں اور سیاست دان جو "زمین کو جھلس دینے" کے حربے کا استعمال کر رہے ہیں انھیں اس بات کا احساس کم ہی ہے کہ ہندوستانی جمہوریت کی صحت کے بارے میں ان کے مبالغہ آمیز اعلانات کا غیر ملکی عناصر ہندوستان کے جمہوری تانے بانے کو کمزور کرنے کے لیے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یہ عمل جمہوریت کے جوہر، آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے نتائج پر اعتماد کو خطرے میں ڈال رہا ہے۔ ہندوستان کے انتخابی عمل کے تقدس کو سرحد پار ایجنٹوں کے ذریعہ ٹیکنالوجی کے بدنیتی پر مبنی استعمال سے بے مثال خطرات کا سامنا ہے، یہ فوری اور فیصلہ کن مداخلت کا وقت ہے۔ معلومات کی ترسیل میں موجود کمزوریوں کے خلاف اور انتخابی تقدس کے تحفظ کے لیے حفاظتی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ ہندوستانی الیکشن کمیشن کو دیگر سرکاری اور غیر سرکاری حصص داروں کے ساتھ مل کر ان کمزوریوں کو دور کرنے کے لیے فیصلہ کن کارروائی کرنی چاہیے۔

انھوں نے مزید کہا کہ الیکشن کمیشن کے کردار کے حوالے سے زیادہ تر توجہ مثالی ضابطہ اخلاق کے نفاذ پر مرکوز رہی ہے، جبکہ غیر ملکی مداخلت پر بہت کم توجہ دی گئی ہے۔ غیر ملکی مداخلت اور غلط معلومات سے لاحق خطرات کا مقابلہ کرنے کے لیے ہندوستانی الیکشن کمیشن کو سرگرمی کے ساتھ ووٹروں کو جعلی خبروں، بدنیتی پر مبنی ویڈیوز اور ڈیپ فیک میڈیا کی پہچان کر کے انھیں ختم کرنے کے لیے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔ حکومت کے فیکٹ چیک یونٹس کو مؤثر ٹولز اور وسیع صلاحیت کے ساتھ بااختیار بنانا الیکشن کمیشن کی مضبوطی کے ساتھ کام کرنے کی صلاحیت کے لیے اہم ہے۔ اس سے سوشل میڈیا پلیٹ فارموں اور وسیع پیمانے پر استعمال ہونے والی ایپلی کیشنز پر یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی کہ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت بغیر حفاظتی تدابیر کے اے آئی جیسی ٹیکنالوجیز کے استعمال میں تجربات کے لیے پیٹری-ڈش نہیں بنے گی۔ یہ لمحہ غیر ملکی مالی اعانت سے چلنے والے پروپیگنڈے کے اثر کو کم کرنے کے لیے فنڈنگ کے ذرائع کی شفافیت کا بھی مطالبہ کرتا ہے۔ غیر ملکی اثر و رسوخ والی کارروائیوں کی نگرانی اور ان کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک مخصوص ٹاسک فورس سرحد پار سے ہندوستانی جمہوریت کو درپیش ڈیجیٹل خطرات سے نمٹنے کے لیے کافی مددگار ثابت ہوگی۔

112

بھرپور حمایت مل رہی ہے جسے دیکھ کر لگتا ہے کہ بی جے پی اس الیکشن میں 150 سیٹوں پر سمٹ جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس نے کھلے دماغ سے اپنی اتحادی پارٹیوں کے ساتھ سیٹ شیئر کی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں نکالنا چاہئے کہ کانگریس کمزور ہو چکی ہے۔

ملک میں ایک جھٹکے میں غریبی مٹانے کے اپنے بیان پر صفائی دیتے ہوئے انہوں نے کہا میرے کہنے کا غلط مطلب نکالا گیا۔ مجھے کہنا ہے کہ ابھی ملک میں جتنی رقم 22 سے 25 لوگوں کے پاس ہے اتنی رقم 70 کروڑ عوام کے پاس ہے۔ حکومت صرف چند صنعت کاروں کا خیال رکھ رہی ہے جبکہ ہم حکومت میں آنے پر خواتین، کسان اور نوجوانوں کا دھیان رکھیں گے۔ کسانوں کو ان کی فصل کا ایم ایس پی دیا جائے گا جبکہ خواتین کو ہر مہینے 8500 روپے دیں گے۔

سبھی گریجویٹ اور ڈپلوما ہولڈر کو انٹرنشپ کا حق ملے گا جس سے ملک کو تربیت یافتہ نوجوانوں کی فوج ملے گی۔ اس کے علاوہ مرکزی حکومت جو 30 لاکھ سرکاری اسامیاں نہیں بھر رہی ہے اسے بھرنے کی انتظام کیا جائے گا۔

ہم صنعت کاروں کے بجائے کسانوں کا قرض معاف کرا نہیں راحت دیں گے۔ پریوار واد کے سوال پر انہوں نے کہا کہ پریوار واد کی بات کرنے والے بی جے پی کے لیڈر اپنے رشتہ داروں کو ٹکٹ دے رہے ہیں۔ یوپی سمیت پوری ریاست میں ان کی وداعی یقینی ہے۔